خطبہ

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ۝ إِنَّ فِي هَٰذَا لَبَلَاغًا لِقَوْمٍ عَابِدِينَ ۝ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ ۝

ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد یہ بات لکھدی تھی کہ اس زمین کے مالک میرے نیکوکار بندے ہوں گے اس بات میں جو زبور کی پیشگوئی کے متعلق بیان کی گئی فرماں بردار لوگوں کے لیئے ایک پیغام ہے۔ اور ہم نے تجھکو اے نبی کل مخلوقات کے لیئے رحمت کرکے بھیجا ہے۔

اس آیت شریف کے پڑھنے سے میری یہ غرض نہیں کہ اس پیشگوئی کے متعلق شرح و بسط کے ساتھ بہت سی باتیں بیان کروں۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے* اس وقت مجھے اپنی جماعت کو چند باتیں صلاح و تقوے کے متعلق سنانی منظور ہیں۔

خدا تعالی نے اس آیت میں کہ اِنَّ فِیْ ھٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ایک لگتی ہوئی بات سنائی ہے۔ یہود ہمیشہ اپنے تئیں یہ سمجھتے تھے کہ ہم ابراہیم کے فرزند ہیں اور خدا نے ہم میں سے ایک بڑا سلسلہ انبیاء علیہم السلام اور ملوک کا پیدا کیا اور خدا تعالی کے ہر قسم کے فضل و کرم کے وارث اور ٹھیکیدار ہم ہی ہیں۔ لیکن انھوں نے اس امر کے سمجھنے میں سخت غلطی کھائی کہ خدا تعالی کے فضل کا انحصار اور اس کی رحمت و برکت کا مدار کسی کی قرابت پر ہے۔ حالانکہ خدا کے نزدیک صرف ایک اور صرف ایک ہی بات تھی اور رہے جو اس کی نصرت اور تائید اس کے فضل و کرم کا موجب رہی ہے۔ اور وہ بات قوموں کے درمیان

صلاح و تقوی

ہے

مدتوں اس سے پہلے خدا فرما چکا تھا کہ جب بنی اسرائیل اس اصل کو چھوڑ دیں گے اور صلاح و تقوی سے دور جا پڑیں گے خدا تعالے کے فضل و رحمت کے وارث نہیں گے اور ایک اور قوم پیدا کی جاوے گی جو متقی ہوں گے اور اس وعدہ کی زمین کے جس کے لئے قوم تڑپتی تھی

ہاں اسی ارض مقدس یعنی زمین شام کے وارث وہ بنیں گے جیسے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پھر خدا نے بنی اسرائیل کو یاد دلایا ہے کہ اس وعدہ کے پورا ہونے کا وقت آیا ہے قرآن کریم کی تعلیم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ سے ایک قوم طیار ہو رہی ہے جو داؤد علیہ السلام کی پیشگوئی کے موافق ارض مقدس کی وارث ہوگی۔ مگر ہاں اس کے لئے راہ یہی ہے کہ عابد اور فرماں بردار بن جاؤ رسول کے آگے پست ہو جاؤ اور وہ تقویٰ جو خیالی بناوٹ اپنی تجویز سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نمونہ اور خدا تعالیٰ کے فرمودہ نقشہ کے موافق ہے وہ اختیار کرو۔ وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ اس کے ضمن میں نکلتا ہے کہ اگر اس رحمت کو اختیار نہ کروگے اور اس کے نقش قدم پر چل کر اپنا چال چلن صلاح و تقویٰ نہ بناؤ گے تو ذلیل ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے رسول اللہ پر حرف نہ آئے گا کیونکہ وہ تو رحمت مجسم ہے۔

یہ بات کہ ہم نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو مخلوق کے لئے رحمت کر کے بھیجا ہے نرا دعویٰ ہی دعویٰ نہیں۔ تاریخ بتلاتی ہے اور تجربہ صحیحہ گواہی دیتا ہے کہ جس قوم نے صدق دل سے روح اور راستی سے اس پاک نمونہ کی پیروی کی وہ قوم کیا سے کیا ہو گئی!! وہ بدنام! اور ذلیل قوم! جس میں کسی قسم کی خوبی نہیں۔ وہ جنگ جو! وحشی! بدوی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کی اطاعت کرنے سے آخر اس ارض مقدس کے وارث ہوئے جس کے لئے بنی اسرائیل کی برگزیدہ قوم جنگلوں اور بیابانوں میں تڑپتی اور بھٹکتی رہی تھی۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر جو وارث بنے بیٹھے تھے کہاں گئے؟

اس سے ایک سبق ملتا ہے

بہت سے لوگ اپنی نحوستوں اور فلاکتوں اپنے فقر و فاقہ کے متعلق چلاتے ہیں اور واویلا مچاتے ہیں وہ یاد رکھیں کہ تنگ دستیوں اور فلاکتوں کے دور کرنے کے لئے یہی اور ہاں یہی ایک مجرب نسخہ ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اطاعت کی جاوے اور صلاح و تقویٰ جو اس اطاعت کی غایت اور منشا ہے اپنا شعار بنا لیا جاوے۔ پھر خدا تعالیٰ کا وعدہ صادق ہے کہ یَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ بے شک! بیشک!! یہ سچی بات ہے کہ ممکن نہیں رحمت کی اطاعت میں زحمت آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت کرو کہ اس سے تمام نحوستیں اور ہر قسم کے حزن و ہموم دور ہو جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صلاح و تقویٰ کے اختیار کرنے والے کا متولی حافظ و ناصر خود وہ مولیٰ کریم ہو جاتا ہے۔ ہاں متقی بنو اس کے فرماں بردار اور صالح بندے بنو پھر وعدہ کی زمین وہ شام کی زمین ہو یا کوئی اور۔ وہ مومنوں کا حق ہے اور وہی اس کے حقیقی وارث ہیں۔ مسلمانوں کے ادبار اور نکبت پر بہت سی راکزنیاں کرتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں تو کھول کر کہتا ہوں کہ یہ ساری ذلتیں اور نحوستیں جو مسلمانوں پر آئی ہیں یہ خلاف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوئی ہیں رحمت سے جس قدر کوئی دور ہوتا جاوے گا ذلت اور زحمت اس کے شامل حال ہوتی جاوے گی۔

پس متقی بنو کہ ہر تنگی اور ہر قسم کی سختی سے نجات ملنے کا ذریعہ تقویٰ اللہ ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے وَمَن يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَل لَّهُ مَخْرَجًا جو اللہ تعالیٰ کا متقی ہوتا ہے اس کو ہر تنگی سے نجات ملتی ہے۔ تقویٰ اللہ کیا ہے۔ متقی کے ہر قول اور فعل اور اس کی ہر حس و حرکت میں اللہ کا خوف اور اس کی صفات کا حیا ہوتا ہے کبھی اس کی صفت علیم خبیر۔ بصیر سے ڈرتا ہے کبھی علیم بذات الصدور کو دیکھ کر گندے اور ناپاک منصوبوں سے پرہیز کرتا ہے۔

غرض جس قدر اللہ تعالیٰ کی صفات کی حیا ہو اسی قدر تقویٰ اللہ کی راہوں پر چلنے کی توفیق ملتی ہے اور اسی نسبت سے خدا اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ متقی کو بڑی بات یہ میسر آتی ہے کہ کسی دکھ کے وقت جب کہ ہر طرف سے وحشت پر وحشت اور تاریکی پر تاریکی نظر آتی ہو اسے کسی قسم کی گھبراہٹ اور بے دلی آکر نہیں ستاتی اس کو کامل یقین ہوتا ہے کہ خدا نکلنے کی راہ پیدا کر دے گا اور ضرور کر دیتا ہے میں نے خود آزما کر اور تجربہ کر کے بارہا دیکھا ہے کہ خدا نے کس کس طرح مخرج عطا کیا ہے۔ خدا کے بڑے بڑے راستبازوں۔ صدیقوں اور متقیوں کے تجربے اور شہادتیں موجود ہیں۔ کوئی بڑے سے بڑا دنیا دار جس کو ہر قسم کی آسائشیں اور راحتیں میسر ہوں کبھی کبھی بھی سچا اطمینان اور حقیقی راحت حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک خدائے عظیم کا تکیہ اور سہارا نہ ہو۔ فطرۃ انسانی ایک تکیہ چاہتی ہے دیکھو کوئی آدمی گفتگو کرنے اور بولنے میں کیسا ہی آزاد اور دلیر کیوں نہ ہو۔ لیکن جب کوئی بیماری آتی ہے تو دل چھوٹ چھوٹ جاتا ہے مگر طبیب کے کہنے سے کہ تم اچھے ہو جاؤ گے نئی جان اور طاقت آجاتی ہے جی کا گھٹنا تسلی سے بدل جاتا ہے۔ اس نکتہ معرفت کو سوچو۔ ایک خدا ہے۔ تقویٰ حد اہے

پس جن کو وہ تسلی دیتا ہے اور جن سے ہم کلام ہوتا ہے اُن کی سنتا اور اپنی سناتا ہے اُن کو کیسا اطمینان کیسی راحت اور سکینت اور جمعیت خاطر ملتی ہے۔

یورپ کے بڑے بڑے لائق فلسفہ دانوں کی خودکشی کا کیا سرّ ہے؟ یہی کہ اُن کو اطمینان اور سکینت مل نہیں سکتی کیونکہ خدا پر ایمان نہیں وہ ایمان جو دکھ اور مصیبت کی گھڑیوں میں ایک لذیذ رفیق ہوتا ہے

یاد رکھو جو ایمان اور یقین قرآن لایا ہے فطرۃ انسانی کی سیری اور غذا اُسی میں ہے کسی قوم۔ کسی مذہب دبلت کسی کتاب میں یہ لذیذ ایمان نہیں ہے جس کے ذریعہ دکھوں اور حزنوں کی ساعتوں میں انسان کو خدا کی آوازیں راحت پہونچاتی اور تسلی دیتی ہیں۔ جیسے مریض کو ڈاکٹر کہتا ہے کہ تو اب غم نہ کھا تیری مرض دور ہو چلی اور تو اچھا ہے اور مریض ایک تسلی حاصل کر لیتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ شیریں آوازیں خدا کی کان میں آتی ہیں مگر بات وہی ہے کہ

تقویٰ اختیار کرو

نامرد۔ عورت اور مرد کے تعلقات کی لذت کو کیا سمجھ سکتا ہے اسی طرح پر خدا سے دور اور اُس کی صفات سے حیا نہ کرنے والا بےحیا کیا سمجھ سکتا ہے کہ خدا کی راحت رساں آواز کیا ہوتی ہے ہر وقت اللہ کی صفات کا کپڑا پہن لینا یہی وہ بات ہے جو نئی زندگی نئی طاقت اور نئی روح نیا دل عطا کرتا ہے۔

اُسوۃ المتقین

کو دیکھ لو۔ خدا تعالےٰ کی ساری راست بازی اور پاک ہدایت کا مجسم نمونہ ہے۔ دشمنوں کے سانپوں اور بچھوؤں نے کیسے گھیرا ہے ایک سوراخ سوئی کے برابر بھی نکلنے کو نہیں مگر دیکھتے ہو کہ کیسا صاف اور کشادہ راستہ ملا شاھت الوجوہ کی ایسی مٹی پھینکی کہ بھونڈے اور اندھے ہو گئے اور وہ مکہ کا نکالا ہوا۔ بیابان مدینہ کا سرگردان۔ نصرت الٰہی کا تاج پہنتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ

یہ ایک سبق ہے۔ اسی طرح اللہ سے اُنس لگاؤ۔ اللہ تعالےٰ کی منکر و نواہی سے بچو۔ اور امر کی اطاعت کرو۔ پھر ایسی مدد کرے گا جو اسوۃ المتقین کی اُس نے کر کے دکھائی۔

اے میرے دوستو!

جن کو اللہ کے فضل و کرم سے موقع ملا ہے کہ وہ امام المتقین کے موعود اور اُس پر سلام پہونچائی ہوئے گے نمونہ کے پاس بیٹھے ہیں ہاں جن کو اس رحمت اور نور خدا کے عاشق قرآن کریم کے غیر ممند عاشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے شیدائی کی صحبت نصیب ہوئی ہے تم سب سے بڑھکر تقویٰ پیدا کرو۔ تمھاری آنکھ میں وہ حیا ہو کہ دیکھنے والا کہہ اُٹھے وہ آنکھ خدا کو دیکھتی ہے۔

تمھارے ہر عضو کا منہ قبلۂ حقیقی کی طرف ہو پھر تم شہداء علی الناس ہو گے اور خدا کا فضل اور نصرت تمھارے شامل حال ہوگی۔

یاد رکھو ہمارے مذہب میں کسی انسان سے نرا پیار اور محبت کام نہیں دے سکتا۔ ایمان اور اعمال صالح کام دیتے ہیں۔ اگر نرا پیار اور محبت ہو اور عمل صالح نہ ہو تو یہ ایسا ہی ہے جیسے یہود کہتے تھے نحن ابناء اللہ

آخر میں پھر کہتا ہوں کہ متقی بنو کہ متقی کامیاب ہوتے ہیں۔

خدا سے دعا ہے کہ ہماری جماعت کو سچا متقی بنا دے اور اپنے فضل و رحمت کا وارث

آمین

مولوی کرم الدین صاحب کا خط بخدمت جناب مولوی نور الدین صاحب

جناب مولانا ادام اللہ ظلال فیوضہم۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
پہلے میں ایک عریضہ مفصل روانہ خدمت عالیہ کر چکا ہوں اُمید ہے کہ پہونچا ہوگا۔ اُس میں نے جناب کو اجازت لکھدی ہے کہ میرے رویا جو میں پہلے سنا چکا ہوں مشتہر کر دئے جاویں۔ ازاں بعد میں نے دو خوابیں اور دیکھی ہیں میں اس خوف سے کہ شاید مجھ بمصداق آیۃ کریمہ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ اُس کے نہ ظاہر کرنے میں گناہ نہ ہو۔ لکھکر آپ کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ آپ میری جانب سے حضور اقدس جناب مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کریں۔ اور نیز اپنی کل جماعت کو سنا دیں۔ اور میرے لئے دعاء خیر کرا دیں۔ اور میری جانب سے اُنکی اشاعت کر دینے کی بھی اجازت ہے۔ بیشک مجھ کو نافہم لوگ ملامت کا نشانہ بنائیں گے۔
ولا اخاف فی اللہ لومۃ لائم
والسلام علی من

کمترین
محمد کرم الدین عفی عنہ
از بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم ۲ر نومبر ۱۸۹۹ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

الرؤیا

احلف باللہ ان لا اقول فی الرؤیا الا الحق واللہ علی ما اقول شہید وکفی باللہ شہیدا

شب درمیان ۲۲ - ۲۳ نومبر ۱۸۹۹ء میں نے خواب میں بوقت نصف شب دیکھا ہے کہ میں ایک امیر کبیر کے پاس ایک خوشنما مکان میں جو ایک باغ میں واقع ہے بیٹھا ہوں۔ وہ شخص وجیہ بارعب اور باوقار آدمی معلوم ہوتا ہے۔ اور قرآن کریم کا حافظ ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت کر رہا ہے۔ وہ یاد آیات قرآنی پڑھتا جاتا ہے۔ اور میرے ہاتھ میں ایک قرآن شریف ہے جو کسی عجیب خط میں ناخنی حروف میں لکھا ہوا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں اور وہ شخص پڑھ رہا ہے۔ اتنے میں ایک کتب فروش آیا ہے اس کے پاس چند کتابیں ہیں۔ میرے ایک شاگرد نے اُن میں سے ایک کتاب خرید کر مجھکو دکھائی ہے اس کا نام

ضرورۃ الاسلام* ہے

اور اس کا سرورق سرخ رنگ کا ہے اُس پر یہ لکھا ہے کہ یہ کتاب مرزا صاحب قادیانی کی تصنیف ہے۔ اس پر مرزا صاحب کے چند القاب بھی لکھے ہیں۔ جنمیں سے ایک جو مجھکو یاد رہا ہے (مامور من اللہ) ہے۔ وہ رسالہ میرے ہاتھ میں جب اس نے میرے دیکھا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ واقعی یہ ایک عجیب رسالہ ہے۔ میں نے بھی اس کا مطالعہ کیا ہے۔ میں نے اس کے پڑھنے سے جو لذت حاصل کی ہے

*اس نام کا رسالہ میں نے تصانیف مرزا صاحب سے ابتک نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے البتہ ضرورۃ الامام میں نے دیکھا ہے۔ منہ

بعد کلام الٰہی کے ایسی لذت کسی کتاب کے پڑھنے سے کبھی نہیں اٹھائی۔ وہ کہتا ہے کہ میں عاشق کلام الٰہی ہوں۔ قرآن کریم ہر وقت میرا ورد زبان رہتا ہے۔ لیکن اس رسالہ کے پڑھنے میں۔ میں ایسا محو رہا ہوں کہ منزل قرآن مجید مجھسے دو دن رہ گئی ہے۔ وہ یہ کہکر ساتھ ہی پھر کہتا ہے کہ میرے اس کلام سے یہ نہ سمجھنا کہ میں معاذ اللہ اس کو کلام الٰہی پر ترجیح دیتا ہوں۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ بعد کلام الٰہی یہ رسالہ مجھکو کمال درجہ پسند ہوا ہے۔

اُس شخص کے مکان میں کچھ لڑکے بالے بھی کھیل رہے ہیں اور اُس نے مجھے کہا ہے کہ میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوا ہے اُس کا نام کیا رکھا جاوے۔ میں نے پوچھا کہ آپ کے بڑے لڑکے کا کیا نام ہے اُس نے کہا کہ اسکا نام حیدر علی ہے اور اب اس لڑکے کا نام جعفر علی رکھنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا ہے کہ اُس کا نام غضنفر علی۔ یا صفدر علی رکھنا۔ چاہئے پھر میں بیدار ہوگیا اور اس خواب کے اثر سے میرے دل میں رقت پیدا ہوئی۔ اور آنسو آنکھوں سے جاری ہوئے۔

ھذا ما رأیت واللہ علیم بغیبہٖ۔ والسلام

دوسرا خواب

شب درمیان ۲۳ و ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں اور مرزا صاحب قادیانی۔ اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور ایک شخص جو مولوی صاحب موصوف کے ساتھ ہے اکٹھے سفر میں چلے جاتے ہیں مولوی صاحب اور اُن کا ہمراہی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب صاحب کرامات نہیں ہیں۔ اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ہم کرامات دکھا سکتے ہیں اتنے میں مجھکو پیاس لگی ہے وہاں خشک میدان ہے پانی نہیں ملتا۔ میرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی قچی ہے میرے ہاتھ سے مرزا صاحب نے لے لی ہے اور اُس کے ساتھ زمین کو کھودا ہے تو اس خشک زمین سے پانی کا چشمہ چل پڑا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک پیالہ اپنے ہاتھ سے اُس چشمہ سے بھر کر مجھکو بھی دیا ہے جو میں نے پی لیا۔ پانی ٹھنڈا اور بہت خوشگوار ہے پھر بیداری ہوگئی۔

ھذا ما رأیت فی عالم الرؤیا والعلم عند اللہ سبحانہ واللہ شہید علی انی قلت ما رأیت فی المنام فاعتبروا یا اولی الابصار۔

راقم

محمد کرم الدین عفی عنہ ساکن بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم۔ مہر

ست بچن آریہ دھرم

اور

ست دھرم پرچارک

ہمارے ناظرین حضرت اقدس جناب مسیح موعود ادام اللہ فیوضہم کی لاجواب اور عدیم المثل کتاب ست بچن آریہ دھرم کے نام سے ناواقف نہیں ہیں۔ ہم کو اس پر کسی قسم کے ریویو

کی ضرورت نہیں۔

آریہ سماج کے ایک بارسوخ اور معزز آرگن ست دھرم پرچارک جالندھر نے اپنے ۸ دسمبر کے اشو میں خالصہ پنتھ کی اندرونی کیفیت کے عنوان سے ایک نوٹ لکھتے ہوئے ست بچن کا ذکر بھی کیا ہے اور لکھا ہے کہ

"جہاں تک ہمیں خیال ہے اب تک کسی خالصہ پنتھ کے پیرو کار نے قادیان کے مرزا غلام احمد کی کتاب ست بچن کے جواب دینے میں کوئی معقول اور باوقعت کارروائی نہیں کی۔ گو ایک کتاب شاید خالصہ بہادر کی جانب سے شائع ہوئی تھی اُس میں نہایت افسوس ہے کہ مدلل طور پر نفس مضمون پر بحث نہیں کی گئی تھی اس لئے وہ مشہور نہیں ہو سکی۔"

ست دھرم پرچارک کی جو ایک آریہ اخبار ہے یہ رائے بے شک صحیح ہے اور درست ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ خالصہ ست بچن کا کوئی جواب نہیں دے سکے اور نہ دے سکے گی۔ مگر افسوس ہے ست دھرم پرچارک نے اپنے بھائیوں کو بھی یہ کہکر شرمندہ نہ کیا کہ ست بچن کے ساتھ آریہ دھرم کا جواب بھی کسی سے نہیں ہو سکا۔ جواب وہی مقبول ہو سکتا ہے جو معقول اور باوقعت ہو۔ ورنہ معقول باتوں کا جواب گالیوں سے دینے والے لوگ قابل نفرت ہیں۔

بہرحال ست بچن کی عظمت اور اُسکے دلائل کی تقویت پر ست دھرم کی یہ شہادت بایں وجہ کہ حضرت اقدس کے ایک زبردست مخالف کی شہادت ہے اس قابل ہے کہ خالصہ کمیونٹی غور سے پڑھے اور ست بچن کا جواب دینے والا اپنی کتاب کی معقولیت پر غور کرے۔

مرہم عیسیٰ

پنجاب آرگن کا لائق ایڈیٹر کہتا ہے کہ اگر حکیم (محمد حسین) صاحب نے یہ ثبوت (یعنی یہ وہی مرہم عیسیٰ ہے جو حضرت مسیح کے زخموں کے لئے تیار ہوئی تھی) بہم پہونچا دیا۔ تو پھر عیسائیوں کا ٹھکانا نہیں۔ اور بصورت دیگر مرہم کی کوئی قیمت نہیں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ثبوت کیسا

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ہم کو عیسائیوں کی تسلی کے لئے زیادہ لمبے چوڑے ثبوتوں کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ انجیل موجود ہے۔ اور عیسائی ہماری نسبت اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ اُن کا خداوند صلیب پر کھینچا گیا تھا۔ جو روتا اور چلاتا تھا گڑگڑاتا ہوا دعائیں مانگتا تھا کہ اے باپ اس پیالہ یعنی صلیبی زخموں کے درد سے رہائی دے کیونکہ خداوند عیسائیاں خوب جانتا تھا کہ میں صلیب پر مارا نہیں جاؤں گا اور شاہ یہود کی خفیہ ہمدردی کے باعث ڈاکٹر لوگ میری نبض کو دیکھکر یوں ہی کہدیں گے۔ کہ مر چکا ہے اور اس جہت سے میں زندہ صلیب سے اُتر کر ایسی قبر میں رکھا جاؤں گا۔ جہاں ہوا آسانی سے میری زندگی کے لئے کافی طور سے آتی جاتی ہوگی۔

اور میں مزہ سے قبر میں پڑا رہوں گا تاکہ میری وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ مگر انھیں کوئی نشان نہیں دکھایا جاوے گا۔ سوائے یونس نبی کے نشان کے۔

یعنی جس طرح یونس نبی تین دن تک مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا تھا۔ اور آخر زندہ ہی مچھلی کے پیٹ سے نکل آئے تھے یہی ابن آدم کا بھی ہو گا۔ اب حضرت کی یہ پیشگوئی جو آپ نے اپنے ہی حق میں فرمائی تھی ہم کو صاف بتلا رہی ہے کہ انھیں خوب اچھی طرح معلوم تھا کہ یہود بیہود اگرچہ انھیں صلیب پر بہت بُری طرح کھینچ دیں گے یعنی اُن کے ہاتھ اور پاؤں اور بدن کو میخوں کی ضربوں سے چھید ڈالیں گے مگر وہ صلیب پر مر نہیں جاویں گے۔ یہ جینا مرنے سے زیادہ خطرناک حضرت کو دکھائی دیتا تھا۔ کیونکہ اُن کا بدن ہڈی شکن میخوں کی ضربوں سے چھلنی کی طرح ہو رہا تھا اور جب حضرت کشف میں اپنی حالت دیکھتے تھے تو مارے خوف و حراسگی کے ان کا بدن لرزنے لگتا تھا۔ یہی باعث ہے۔ کہ حضرت کا پسینہ خون کی بوندوں کی طرح ٹپکتا تھا۔ کیونکہ ہڈی شکن میخوں کی ضربوں کی تکلیف برداشت سے باہر دکھائی دیتی تھی کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شخص زیادہ مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ مجبور ہو کر مرنے کا خواستگار ہوتا ہے تاکہ اس شدید دُکھ سے رہائی پا جاوے جو اس کی زندگی کے لئے وبال ہو رہا ہے چنانچہ وہی یونس نبی ۴:۳ جس کے ساتھ حضرت مسیح نے اپنی موت کو تشبیہ دی ہے جب زمانہ کی مصائب سے تنگ آ گئے تھے تو اپنے مولیٰ سے

موت ہی کے خواستگار ہوئے تھے
میں کہتا ہوں کہ حضرت یونس ؑ کے
دکھوں کو حضرت مسیح کے دکھوں
سے چھٹا تک اور پنسیری کی بھی نسبت
نہیں تھی۔ تو کیا جب حضرت یونس جو
نبی اپنے ہلکے سے دکھوں کی
برداشت نہ کر موت کے خواستگار
ہوئے تھے تو حضرت مسیح جن کا گوشت
اور ہڈی میخوں کی ضربوں سے
بے طرح ہو رہا تھا۔ کس بات کے
خواستگار ہوئے ہوں گے۔
حضرت عیسائیاں اسی بات کے
کہ اسے باپ زخموں کے درد سے
رہائی دے۔ خداوند نے حضرت
مسیح کی التجا ضرور قبول کی ہو گی
اور لوقا ڈاکٹر کے دل میں مرہم
عیسی کی ایجاد کی نسبت بذریعہ
روح ڈالدیا ہو گا۔ کہ فلاں فلاں
چیز زخموں کی صحت کے لئے تریاق
کا حکم رکھتی ہے انھیں استعمال
میں لا۔ کیونکہ اللہ تعالے شروع
ہی سے بنی اسرائیل کے ساتھ
ایسا سلوک کرتا رہا ہے۔ چنانچہ
جب حضرت سلیمان ہیکل کی تعمیر
کرنے لگے تھے اور کاریگروں کی
ضرورت ہوئی تھی۔ تو اللہ تعالی
نے ضرورت کے موافق چند
شخصوں کو روح اللہ سے بھرپور
کر دیا تھا۔ تاکہ ہیکل کی آراستگی
کے لئے نئی قسم کا ساز و سامان
ایجاد کریں۔ پس اکسر واقعہ کو دیکھکر
یقین غالب ہو جاتا ہے کہ لوقا
ڈاکٹر نے روح اللہ کے ایمائے
مرہم عیسی ایجاد کی ہو گی تاکہ حضرت
مسیح کے زخم جلد تر اچھے ہو جاویں
یہی باعث ہے کہ مرہم مذکور ایسے
موقعوں پر تریاق حکم رکھتی ہے)
بلکہ زندہ ہی قبر میں رکھے جاویں گے
تاکہ حضرت یونس نبی سے ان کی
مماثلت پوری ہو جاوے۔
راقم ایک ایڈیٹر محمد شفیع بیگ
اس میں کچھ شک نہیں کہ مرہم عیسی کے
ذریعہ سے مرزا صاحب نے
ایسا قافیہ تنگ کیا ہے کہ ان کی
آنکھوں میں خون اتر آیا ہے اور
مرزا صاحب کے حملہ نے
عیسائیت کو ایسے زلزلہ میں
ڈالدیا ہے۔ کہ حامیان
عیسائیت کا دل کانپنے لگ
گیا ہے۔ اور اُن کی آنکھیں
پتھرا گئیں ہیں بوجہ غصہ اور
ندامت اور بیچارگی کے۔
اور عیسائیت نے ایسے بڑے
زخم کھائے ہیں کہ جن کی تلافی
کے لئے مرہم عیسی بھی کارگر
نہیں ہو سکتی۔ باقی آیندہ

حضرت امام الزمان علیہ السلام سے بیعت کرنیوالوں کے نام

(۱) مولوی محمد فاضل صاحب ساکن مان والہ ضلع ملتان ڈاکخانہ کبیروالہ
(۲) مولوی غلام نبی صاحب ساکن اعوان ڈھای والہ ضلع لاہور ڈاکخانہ پسین
(۳) میاں اللہ دتا ساکن بھامڑی قریب قادیان
(۴) میاں روڑا۔ " بکھارا "
(۵) دین محمد۔ " " "
(۶) محمد شفیع صاحب حکیم۔ سیالکوٹ
(۷) قائم الدین سارجنٹ ۱۲/۲ تحصیل بھیرہ
(۸) قمرالدین بھیاں والی بستی ڈاکخانہ وضلع فیروز پور پنجاب
(۹) غلام رسول کشمیری تاجر ساکن بگام ڈاکخانہ کلگام ریاست کشمیر
(۱۰) عبد الصمد " "
(۱۱) بابو غلام رسول۔ سگنیلر سٹیشن

رسید زر

خاکسار ایڈیٹر الحکم شکر گذار کے
ساتھ ان احباب کے زر چندہ کی رسید
دیتا ہے جنھوں نے مطبع کی ضروریات
پر توجہ فرما کر سنہ ۱۹۰۰ء کی قیمت
بھیجدی ہے۔
(۱) حافظ عبد العلی صاحب بی۔ اے۔ لاہور معرفت ماسٹر شیر علی صاحب بی اے قادیان (۳ے)
(۲) منشی عبد العزیز صاحب میرٹھ چھاونی (۳ے)
(۳) مولوی اسمٰعیل صاحب سوداگر پشمینہ امرتسر (عہ)
(۴) سید محمد علی شاہ صاحب سکنڈ ماسٹر غوطہ فتح گڑھ (عہ)
گذشتہ نمبر میں سیٹھ عبد الرحمن صاحب
کے عہ کے بجائے عسہ غلطی سے درج
ہوئے ہیں۔
دوسرے احباب ترسیل زر چندہ کی طرف
توجہ فرماویں۔

توسیع اشاعت الحکم

ہمارے احباب نے ابھی تک اس
طرف بہت کم توجہ کی ہے جب تک
اخبار کی اشاعت معقول نہ ہو اخبار
کی کامیابی میں بہت سی رکاوٹیں
ہیں اور یہ منحصر ہے ہمارے دوستوں
کی توجہ پر۔ اُمید ہے کہ ہمارے
احباب پوری توجہ سے کام لیں گے
مولوی محمد یامین صاحب
دانہ سے مندرجہ ذیل دو خریداروں
کے نام بھیجکر بذریعہ وی پی قیمت
وصول کرنے کی اطلاع دیتے ہیں
جزاہم اللہ احسن الجزاء
(۳) سید محمد شاہ صاحب بمقام کنڈی
(۴) مولوی محمد یحییٰ صاحب بمقام دیگراں

ممباسہ مشرقی افریقہ سے بابو
محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار ریلوی
اپنی جیب خاص سے مندرجہ ذیل
بندگان کے نام اخبار جاری کرنے کی
ہدایت کرتے ہیں جزاھم اللہ احسن
الجزاء (۵) شیخ چراغ دین ٹھیکیدار خانپور

اگر
ہمارے اہل دل اور اہل دول دوست
اپنے احباب کو اخبار الحکم تحفہ میں
دیا کریں تو کیا اچھا ہو اس طرح
اخبار کی اشاعت میں معقول ترقی
ہو سکتی ہے۔

پتہ یہ ہے

افریقہ کے اکثر احباب ڈاکٹر
محمد اسمٰعیل خاں صاحب ساکن گوڑیانی
اور بابو محمد اسحٰق صاحب اورسیر کا
پتہ پوچھتے ہیں عام اطلاع کے
لئے لکھا جاتا ہے کہ ڈاکٹر
محمد اسمٰعیل خاں صاحب گڑھ شنکر
ضلع ہوشیار پور کے ہسپتال میں
متعین ہیں۔ اس سے پیشتر ڈاکٹر
صاحب ضلع ہوشیار پور کی پلیگ
ڈیوٹی پر نہایت قابلیت کے ساتھ
کام کرتے رہے ہیں۔
بابو محمد اسحاق صاحب کا
پتہ یہ ہے۔ بابو محمد اسحاق صاحب
سب ڈویژن نہر جہلم ڈاک خانہ
لالیاں ضلع جھنگ۔

خوشی کی خبر

نہایت مسرت و انبساط سے ظاہر
کیا جاتا ہے کہ ہمارے مکرم بھائی
ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب
اسسٹنٹ سرجن فاضلکا کو ایک
جرمن ڈاکٹر کی سخت ترکیب امتحان پاس
پر۔ بی۔ اے۔ کی اعزازی
ڈگری عطا ہوئی الحمد للہ علی ذالک
اس خبر فرحت اثر کے
سننے سے ہمارے تمام احباب کو
خاص مسرت ہوگی۔ ہماری دلی
آرزو ہے کہ اسی طرح ہم اپنی
جماعت کے ہر ممبر کو دینی و دنیوی
نعمتوں سے بہرہ ور ہوتے ہوئے
دیکھیں آمین۔

ترجمۃ القرآن

باوجودیکہ ترجمۃ القرآن کا کوئی
عام اشتہار نہیں ہوا لیکن جس
اشتیاق کے ساتھ درخواستیں
آ رہی ہیں وہ امید دلا رہی
ہیں کہ ایک مہینہ میں ہی ۳۰۰
درخواستیں جمع ہو جانی مشکل
نہیں ہیں۔
ہمارے احباب جس قدر جلد درخواستیں
بھیج دیں گے اُسی قدر جلد
چھپنے کا انتظام ہو جاوے گا۔
مندرجہ احباب نے اس ہفتہ میں
درخواستیں ارسال فرمائی ہیں۔
(۱) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب
(۵) جلد
(۲) حاکم علی صاحب از قادیان (۱) جلد
(۳) اللہ دتا صاحب بھٹی ساکن موضع
رتانہ (سرائے سدھو) (۱) جلد

اطلاع

افریقہ مشرقی کے خریداروں کی
سہولت کے لئے ہم نے آئندہ
کے واسطے انتظام کیا ہے کہ ہر قسم
کا زر چندہ متعلق اخبار وغیرہ ڈاکٹر
رحمت علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ
یوگنڈہ ریلوے متعینہ کلینڈینی کے
پاس جمع کرا دیا کریں ڈاکٹر صاحب
نے محض دینی خدمت سمجھ کر اس
بوجھ کو اپنے ذمہ لیا ہے۔
جس کے لئے ہم اُن کے شکر گذار
ہیں۔

خدا تعالےٰ ڈاکٹر صاحب کے
صدق و اخلاص سے ہر بھائی کو
حصہ دے۔ آمین۔

صاحبزادہ صاحب
کے مکان کا چندہ

ڈاکٹر عبد الحکیم خاں صاحب ۹ع
منشی محمد اکبر صاحب بٹالہ ۱۰ر

افریقہ سے جو چندہ آیا ہے وہ دوسرے
پرچہ میں مفصل لکھا جائے گا۔

فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس لو

مندرجہ ذیل ادویات تجربہ کثیر کے بعد شائع کیجاتی ہیں
اگر حسب ترکیب استعمال سے فائدہ نہ ہو تو بعد وضع
محصول ڈاک قیمت واپس لو بیجائی گیلئے یہی امر کافی ہے
(۱) قوت باہ (داخلی و خارجی) چودہ قسم کی ضعف باہ
کا حکمی علاج قیمت علاج خارجی (ھ) ایضاً داخلی (عا)
(۲) بواسیر خونی و بادی کے لئے اکسیر ہے .. (عا)
(۳) دفع جریان ہر یک قسم .... (للعہ)
(۴) سوزاک کہنہ و جدید ہر یک قسم (عا)
(۵) علاج آتشک .... (ے)
(۶) خضاب سالانہ جو تیل کیطرح لگایا جاتا ہے (عہ)
(۷) دوائی مصفی خون ...... (مہ)
(۸) سرمہ نزول الماء کو ہر ایک بیماری آنکھ کیلئے مفید (عا)

مندرجہ بالا ادویات کی قیمت مقررہ ایک مریض کے
علاج کے لئے ہے اگر اس قدر دوا سے کوئی نقص
باقی رہے تو زائد دوا مفت دیجاوے گی۔

حکیم محمد امین خادم امام الزمان علیہ السلام
مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پر وال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عہ ممیرے کا سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص ہیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ہر خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

المشتہر۔ پروپرائیٹر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جس کو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے۔ اس لئے میں بلا شک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی۔ ایم۔ بی ایم۔ سانگلی صاحب بہادر۔ ایم۔ بی ایم۔ ایس۔ سند یافتہ

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریضہ مسماۃ ام دیوی عمرہ ۲۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پروال پڑتے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی رہتی تھیں ان میں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا اس کی بینائی میں فرق اس قدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی امراض مذکور سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ۔ سرجن۔ وٹیشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

(۳) میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جن کی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر ایل۔ ایم۔ ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

(۴) میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قائم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کا سرمہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی اسنادات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا جو اسی مطلب کیلئے مارچ ۱۸۹۹ء میں لاہور کے نیشنل بنک میں جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر کے اہتمام سے مطبع سے طبع ہو کر شائع ہو